بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

بدھ، 5 شوال، 1441ھ　　27/05/2020　　نمبر: 1441/62

پریس ریلیز

یہ حکومت پاکستان ہی ہے کہ جس نے چاند کے اہم دینی مسئلے کو سنگین بنایا تاکہ چاند کے رویئت کے شرعی فریضے کو پس پشت ڈال کر اس کو سیکولرائز کیا جاسکے

اگرچہ پاکستان کے مسلمانوں نے اس سال اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ پاکستان کے طول و عرض میں ایک ہی دن عید منائی گئی تاہم اس مرتبہ بھی چاند کی رویئت کا مسئلہ اپنی بنیاد کے لحاظ سے حکومتی اداروں کے درمیان متنازع بنا رہا۔ وفاقی وزیر سائنس اور ٹیکنالوجی فواد چوہدری نے یہ دعویٰ کیا کہ چاند کے مسئلے پر پاکستان کے مسلمانوں میں تقسیم کی وجہ رویئت ہلال کمیٹی کا آنکھ سے چاند کی رویئت کے اصول سے چپٹے رہنا ہے اور سائنسی اصولوں کو اپنا کر اس مسئلے کو حل کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مستند شرعی اجتہادات واضح ہیں کہ چاند کو آنکھ سے دیکھنا ضروری ہے کیونکہ اس کا واضح حکم رسول اللہ کی احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔ اور عینک یا دوربین سے دیکھنا آنکھ کے ذریعے ہی چاند کو دیکھنے کی تعریف میں داخل ہے۔ مسلمان اپنے ابتدائی دور سے ہی سائنس و ٹیکنالوجی میں دنیا کی صف اول کی اقوام کا حصہ تھے، بلکہ انہوں نے اپنے عروج کے دور میں دیگر اقوام کو سائنس و ٹیکنالوجی میں پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ عباسی خلافت کے دور میں بغداد، اندلس، سمرقند، بخارا، قاہرہ، اسکندریہ اور مراضہ وغیرہ میں فلکیاتی رصد گاہیں قائم تھی۔ تاہم صدیوں سے رصد گاہوں کی موجودگی اور فلکیات کے علم میں مسلسل ترقی کے باوجود مسلمانوں نے مہینوں کے آغاز کا تعین کرنے کیلئے ہمیشہ چاند کی رویئت کے علاوہ کسی اور طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے واضح احادیث میں فرمایا ہے: **"صوموا لرويته و افطروا لرويته "اس چاند کے دیکھے جانے پر ہی روزہ رکھو اور اس چاند کے دیکھے جانے پر ہی روزے ختم کرو"** (بخاری و مسلم) اور فرمایا" **إنا أمة أمية، لا نكتب ولا نحسب، الشهر هكذا وهكذا. يعني مرة تسعة وعشرين، ومرة ثلاثين.""ہم ان پڑھ قوم ہیں، نہ ہم لکھتے ہیں، نہ ہی حساب کرتے ہیں، مہینہ یا ایسا ہوتا ہے یا ایسا، یعنی یا 29 کا ہوتا ہے، یا 30 کا"** (بخاری و مسلم)۔ یہ عربی کا کلاسک انداز بیان ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ روشن فکر تھے، رسول اللہ ﷺ خط بھی لکھواتے اور قرآن و احادیث بھی، اور زکواۃ و صدقات کا باریک بینی سے حساب بھی کرتے تھے، پس یہ حدیث مخصوص چاند کی رویئت میں حساب کتاب اور فلکیاتی اندازوں کو مسترد کرنے کا بیان ہے۔ اسلئے چاند کی رویئت کے احکامات کے متعلق تاریخ میں مسلمان حکمرانوں کا ذہن بالکل واضح تھا اور مسلمانوں کی ریاستِ خلافت چاند کی رویئت کی ذمہ داری کو احسن طریقے سے ادا کر رہی تھی۔

چاند کی رویئت کے مسئلے پر پاکستانی حکومتوں کا کردار انتہائی سنگین ہے۔ ایک طرف حکومتِ پاکستان دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کی طرف سے چاند کی رویئت کو ہر سال مسترد کر دیتی ہے تاکہ مسلمانوں میں سرحدوں کی تقسیم کو نمایاں اور پختہ کیا جائے تو دوسری طرف اب اس مجرمانہ طرزِ عمل میں ایک اور قبیح فعل کا اضافہ کیا جارہا ہے کہ مسلمانوں کی عبادات کو چاند کی رویئت کے شرعی حکم سے پھیر کر اسے فلکیاتی حساب کتاب پر استوار کیا جائے، جبکہ اسلام نے اسے واضح طور پر منع کیا ہے۔ ان حکمرانوں نے جس طرح معاشی، معاشرتی اور حکومتی نظاموں میں اللہ کی نازل کردہ وحی کو پسِ پشت ڈال کر انسانی عقل کے تیار کردہ ناقص قوانین کو بنیاد بنا رکھا ہے۔ اسی طرح سے یہ حکمران مسلمانوں کی عبادات کو بھی مسلسل اللہ کی وحی سے پھیر کر محدود انسانی عقل پر موڑنا چاہتے ہیں۔ ان حکمرانوں کو امت کی وحدت میں کوئی دلچسپی نہیں بلکہ یہ حکمران ہی تو امت کو تقسیم کرنے والی استعمار کی کھینچی گئی سرحدوں کے محافظ ہیں۔ پروگریسو اسلام کے نام پر درحقیقت یہ حکمران مسلم دنیا میں وہی تناؤ اور کشمکش پیدا کرنا چاہتے ہیں جو صدیوں پہلے یورپ میں عیسائی مذہب اور سائنس کے درمیان پیش آیا جس کے نتیجے میں مغربی معاشروں نے بتدریج مذہب کو سیاسی معاملات سے الگ کر دیا۔ اور یہی آج اس لادین حکمران طبقہ کا اصل ہدف ہے کہ وہ پاکستان کے معاشرے کو سیکولر بنیادوں پر استوار کرنے کی اپنی دیرینہ خواہش پوری کر سکیں۔ اس کے لیے رویئت ہلال کے مسئلہ کو صرف ایک بہانے کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ اسلام سائنس کو مسترد نہیں کرتا بلکہ اس کو پیداوار بڑھانے، میڈیکل اور انڈسٹریل ریسرچ وغیرہ جیسے معاملات تک محدود رکھتا ہے جو اس کا اصل مقام ہے۔ قانون سازی جو لوگوں کے امور کے انتظام کے لیے کی جاتی ہے اس میں سائنس کا کوئی کردار نہیں سوائے اس کے کہ وہ اس حقیقت کو سمجھنے میں معاونت کرے جس کے بارے میں قانون وضع کرنا درکار ہو۔ اسلام میں کوئی قانونی پروگریسو سوچ موجود نہیں۔ اسلام کے قوانین آفاقی ہیں اور

وہ زمان اور مکان کی قید سے آزاد تمام انسانی معاشروں کے معاملات کا انتظام کرسکتے ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی یا ردوبدل نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ قوانین دانا اور برتر، اس کائنات کے رب کے نازل کردہ ہیں جس نے وحی کے ذریعے ان کو اپنے حبیب ﷺ پر اتارا اور انہوں نے من وعن ان کو ہم تک پہنچادیا۔

امت مسلمہ اسلام کی طرف مکمل لوٹ چکی ہے اور وہ کسی مغرب نواز وزیر یا کسی منافق حکمران کو اس بات کی اجازت نہیں دے گی کہ وہ اللہ کے دین اور مسلمانوں کی عبادات سے کھلواڑ کریں۔ اور یقیناً امت کو پیش دیگر مسائل کی مانند، عید اور رمضان میں بھی وحدت کا راستہ صرف خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کے قیام سے ہی ممکن جو پوری دنیا کے مسلمانوں کو وحدت بخشے گی اور جس کے سائے تلے تمام امتِ مسلمہ ایک ہی دن رمضان کا آغاز کرسکے گی اور ایک ہی دن عید کی خوشیاں منائے گی اور جو مسلمانوں کے عقائد، ان کی عبادات اور ان کے دین کی حفاظت کرے گی اور دین کے معاملات کے ساتھ کھلواڑ کی جرات کرنے والوں کو قرار واقع سزا دے گی

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس